رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر

لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲/۸ ”

بروز یکشنبہ

۴ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۱ امان ۱۳۳۰ ہش | ۱۱ مارچ ۱۹۵۱ء | نمبر ۶۰

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

ناصر آباد اسٹیٹ ۷ مارچ (بذریعہ ڈاک) آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج صبح ۱۰ بجے سے لے کر ایک بجے تک تمام اسٹیٹس کے مینجر صاحبان اور اکونٹنٹ صاحبان کی میٹنگ حضور اقدس کی موجودگی میں ہوئی۔ حضور اقدس نے اسٹیٹس کے حسابات کا معائنہ فرمایا۔

نماز ظہر کے بعد حضور اقدس مسجد ناصر آباد اسٹیٹ میں نصف گھنٹہ کے قریب تشریف فرما رہے اور احباب کو گفتگو کا موقعہ عنایت فرمایا۔ چوہدری رشید احمد صاحب ظفر اسٹیٹ سے حضور اقدس کی ملاقات کے لئے آئے تھے حضور اقدس نے انہیں ملاقات کا موقعہ عنایت فرمایا۔

نماز عشاء کے بعد پھر تمام مینجر صاحبان اور اکونٹنٹ صاحبان اسٹیٹس کی میٹنگ ہوئی اور حضور اقدس ساڑھے ۱۲ بجے رات تک حسابات کا معائنہ فرماتے رہے۔

سرحد اسمبلی توڑ دی گئی

پشاور ۱۰ مارچ۔ آج گورنر سرحد کے حکم سے صوبے کی آئین ساز اسمبلی توڑ دی گئی۔ اب نئی اسمبلی کے لئے عام انتخابات اس سال ماہ نومبر میں ہوں گے۔ اس وقت تک موجودہ وزارت نگران حکومت کے طور پر کام کرتی رہے گی۔ البتہ ایک علیحدہ ادارہ قائم کیا جائیگا جو انتخابات کے سلسلے میں جملہ انتظامات کرے گا۔ انتخابات جیسا کہ پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے۔ بالغوں کے حق رائے دہندگی کے اصول پر ہوں گے جن میں خیال ہے کہ ۱۷ لاکھ اشخاص ووٹ کا حق استعمال کریں گے۔

پنجاب میں عام انتخابات شروع ہو گئے۔ پہلے دن تقریباً دس لاکھ افراد نے ووٹ ڈالے

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج پنجاب میں نئی مجلس آئین ساز کے لئے عام انتخابات شروع ہو گئے۔ اندازہ ہے کہ پہلے روز قریباً دس لاکھ افراد نے ووٹ ڈالے۔ بر صغیر ہند و پاکستان میں یہ پہلے انتخابات ہیں جو بالغوں کے حق رائے دہندگی کے اصول پر ہو رہے ہیں۔ خیال ہے کہ کل ”یوم تعطیل“ ہونے کی وجہ سے پولنگ سٹیشنوں پر آج کی نسبت زیادہ رش رہے گا۔ مختلف حلقوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تاریخیں مقرر کی گئی ہیں تاکہ بیک وقت رائے شماری کے مرکزوں پر زیادہ ہجوم نہ ہونے پائے اور زیادہ دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ رائے شماری کے ساڑھے سات ہزار مرکزوں میں سے آج ایک ہزار مرکزوں میں پولنگ ہوا۔ پہلے دو تین دن بہت زیادہ ہجوم رہے گا۔ پھر خیال ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ آٹھ سو مرکزوں میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے کہ چونکہ انتخابات کے نتائج کا اعلان اس مہینے کی ۹ تاریخ سے قبل نہ ہو سکے گا اس لئے نئی وزارت آئندہ سال کا بجٹ پیش نہ کر سکے گی۔ چنانچہ گورنر پنجاب ہی اس مہینے کے اختتام سے قبل نئے سال کا بجٹ پیش کریں گے۔

احرار کی طرف سے ایک لیگی امیدوار کی مخالفت

قصور ۸ مارچ۔ مجلس احرار نے مسلم لیگ میں شمولیت اور مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت کا اعلان کر رکھا ہے مگر ان کے افعال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب اعلان منافقانہ ہیں۔ دراصل ان کا مسلم لیگ میں شامل ہونا ایک منظم سازش ہے۔ چنانچہ ان کا عمل ان کے اپنے اعلان کے مخالف ہے جیسا کہ دوسرے مقامات پر مجلس احرار مسلم لیگی امیدواروں کی کھلم کھلا مخالفت کر رہی ہے۔ اسی طرح قصور شہر کے مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت بھی بڑے زور شور سے کی جا رہی ہے اور کمیونسٹ امیدوار کے حق میں زور شور سے حصہ لیا جا رہا ہے چنانچہ مجلس احرار قصور شہر کے سرکردہ افراد نے بذریعہ اشتہارات مسلم لیگ کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ (نامہ نگار)

مسلم لیگ کو شاندار کامیابی حاصل ہو گی (لیاقت)

کراچی ۱۰ مارچ۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں پنجاب میں تین ہفتہ کا دورہ ختم کر کے آج واپس کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ پنجاب کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کو شاندار کامیابی حاصل ہو گی۔ آپ نے دوران گفتگو میں محترمہ فاطمہ جناح کے اس مشورہ کی تائید کی کہ ہر ووٹر کو نڈر ہو کر موزوں امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالنا چاہیئے۔

ہندوستان نے وعدوں کو پورا کرنے سے ہر قدم پر انکار کیا ہے (ظفر اللہ خان)

لیک سکیس ۱۰ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل میں گذشتہ رات دوسری مرتبہ تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان نے کشمیر میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کا وعدہ پورا کرنے سے ہر قدم پر انکار کیا ہے۔ آپ نے کہا اس کی ہٹ دھرمی کے باعث عارضی صلح کا سمجھوتہ بھی نہیں ہو سکا۔ اس کا یہ کہنا کہ اس نے پہلے کی نسبت فوجیں کم کر دی ہیں بے معنی ہے۔ سوال صرف فوجیں کم کرنے کا نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ فوجوں کو منظم طریق پر ہٹانے کے لئے باقاعدہ سکیم تیار کی جائے تاکہ عارضی صلح کا سمجھوتہ عمل میں آ سکے۔ ہندوستان اس کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہوتا اور ہر قدم پر روڑا اٹکاتا چلا جا رہا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے یہ تقریر ہندوستانی نمائندے بنیگل راؤ کی تقریر کے جواب میں کی۔ آپ کی تقریر کے بعد کونسل کا اجلاس آئندہ جمعرات تک ملتوی کر دیا گیا۔

ضرورت ہے کہ اب سیاسی جھگڑے ختم کر کے قومی حکومت کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ مضبوط کئے جائیں ”سازش کے بروقت انکشاف پر ملکی اخبارات کا تبصرہ“

کراچی ۱۰ مارچ۔ پاکستانی افواج کو بغاوت پر اکسانے کی جس ہولناک سازش کا انکشاف ہوا ہے اس پر پاکستان کے اکثر اخباروں نے اپنے اداریہ کالموں میں اظہار تبصرہ کرتے ہوئے پاکستانی افواج کی غیر متزلزل وفاداری کی تعریف کی ہے۔ نیز حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ قومی غداروں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔ اس ضمن میں کراچی کے اخبار ”ڈان“ نے قومی اتحاد اور ملکی استحکام پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سب سیاسی جھگڑے ختم کر کے قومی حکومت کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ مضبوط کئے جائیں۔ کیونکہ آج اتحاد کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ کراچی کے سول اینڈ ملٹری گزٹ نے لکھا ہے کہ ان غداروں کے خلاف حکومت جو بھی کارروائی ضروری سمجھے گی اس میں اسے تمام قوم کی حمایت حاصل ہو گی۔

لاہور سے شائع ہونے والے ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ نے قومی مجرموں کے خلاف مقدمہ چلانے پر زور دیتے ہوئے تجویز پیش کی ہے کہ اگر ضروری ہو تو اس کی کارروائی صیغہ راز میں رکھی جائے۔ اخبار نے مزید مطالبہ کیا ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس سازش کی تفصیلات کا بھی اعلان کیا جائے تاکہ قوم چھپے دشمنوں سے آگاہ ہو سکے۔ لاہور کے ”زمیندار“ نے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت سازش و غداری کے اس گھناؤنے ارتکاب کا قرار واقعی نوٹس لے گی۔ اور اگر کھلی عدالت میں جرم ثابت ہو جائے تو وہی سزا دے گی جو جمہوریت پسند ممالک میں اس قسم کی سازش کے لئے مقرر ہے۔ روزنامہ ”احسان“ لاہور نے مشورہ دیا ہے کہ ایک خطرناک سازش کے بروقت فاش ہو جانے پر ایک خاص انتظام کے ماتحت قومی دعاؤں کا دن منایا جائے۔ تاکہ بیک وقت ساری قوم خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ اس نے ایک بڑی آفت سے قوم و ملک کو بچایا۔ قومی مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے میں جو قدم بھی اٹھایا جائے گا۔ قوم اس کی پوری پوری حمایت کرے گی۔ ”انجام“ کراچی نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے کہ اہل پاکستان اب بیدار ہو چکے ہیں۔ غدار اور دشمن عناصر اب کسی سازش میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

بیگم شاہنواز انتخابات میں حصہ لیں گی

لاہور ۱۰ مارچ۔ ایک اطلاع کے مطابق بیگم شاہنواز نے پنجاب کے عام انتخابات میں شمولیت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ لاہور کی بیرونی نشست کیلئے مسلم لیگی امیدوار ہیں۔

رتی بھر بھی صداقت نہیں

”ایک شر انگیز خبر کی تردید“

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی طرف سے ایک سرکاری اطلاع میں ”پاکستان ٹائمز“ میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ راولپنڈی میں خان نجف خاں سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رہائش گاہ پر مقامی مجسٹریٹوں اور پولیس افسروں کے ایک غیر رسمی اجلاس میں مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ سرکاری اطلاع میں اس خبر کو انتہائی شر انگیز قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں رتی بھر بھی صداقت نہیں یہ امر افسوسناک ہے کہ ایسی غلط اور بے بنیاد خبروں کو سیاسی مقاصد کے لئے پھیلایا جا رہا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد منیجر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ——— لاہور
۱۱ مارچ ۱۹۵۱ء

آئین پسند اقوام ہی ترقی کرتی ہیں

یہ ملک و قوم کی خوش قسمتی ہے کہ پیشتر اس کے کہ کوئی ضرر پہنچتا اس خطرناک سازش کا انکشاف ہو گیا ہے۔ جو ہمارے پیارے وطن میں بعض عاقبت نااندیش افراد نے کی تھی۔ یہ واقعی پاکستان اور اس کے رہنے والوں کی ازحد خوش قسمتی ہے۔ اور اس پر خدائے غفور و رحیم کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے ساتھ ہی ہمیں اس بات کا بھی ازحد رنج ہے کہ اس ملک میں ایسے افراد موجود تھے جو اپنے وطن میں اس قدر خطرناک مصیبت لانے کے لئے سازشیں کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور یہی نہیں بلکہ ایسے افراد فوج جیسے نازک محکمہ میں بھی تھے۔ اگر خدانخواستہ یہ لوگ اپنے بدارادوں میں ایک فیصدی بھی کامیاب ہو جاتے تو ملک میں اور کچھ نہ ہوتا امن و امان تو کچھ عرصہ کے لئے تہ و بالا ہو جاتا۔ یہ تو خدا کا فضل ہے کہ اس ملک میں اکثر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ اور جیسا کہ وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا ہے شکر ہے پاکستانی فوج وطن کی نہایت وفادار ہے۔ اور جیسا کہ اس سازش کے انکشاف سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر اس کے کہ سازشی کسی حد تک بھی اپنے قبیح ارادوں میں کامیاب ہو لے۔ اس کا راز طشت از بام ہو گیا ہے خود یہ بات اس امر کا پتہ دیتی ہے کہ ملک میں بدخواہان وطن کا وجود پنپ نہیں سکتا۔

سازش کی تفصیلات کو مصالح ملکی کے پیش نظر مخفی رکھنا ان سب سمجھا گیا ہے۔ اس لئے کسی قسم کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے۔ اور نہ کسی طرف اشارہ کرنا مناسب ہے۔ اس بات کو ہمیں ان لوگوں کی مصلحت بینی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جن کے ہاتھوں میں ہم نے اعتبار کر کے ملکی اقتدار کی باگ ڈور سپرد کر رکھی ہے۔ ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ اس معاملہ میں وہ وہی کریں گے۔ جو وطن کی محبت ان سے تقاضا کرتی ہے۔ اور جو ان کی بہتر سمجھ ملک کے قیام و استحکام کے لئے ضروری خیال کرتی ہے اس کے باوجود ایک طرف تو ہم حکومت سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سازش کی جڑوں کا کھوج لگانے اور ان کو بالکل اکھاڑ دینے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرے۔ اور دوسری طرف ہم پاکستان کے ان پیشرو لوگوں سے جو ملک کے مذہبی سیاسی تمدنی اور معاشی وغیرہ معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ملک و قوم کی ترقی کے پیش نظر عوام کی راہ نمائی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی بہتری کے پیش نظر عرض کرتے ہیں۔

کہ ان کو اپنی موجودہ جدوجہد میں حکومت کے ارکان اور محکموں پر تنقید کرتے وقت نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور اس طرح کا انداز نہیں اختیار کرنا چاہیئے کہ جس سے عوام کے دلوں میں حکومت کے خلاف ایسی نفرت کے جذبات ہی صرف ابھریں۔ کہ اس نے جو ملک و قوم کے لئے اچھے کام بھی کئے ہیں۔ ان کو بالکل فراموش کر دیا جائے۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اسلام کے معنے امن کے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ کسی شعبہ میں اگر ہم بہتر تبدیلی چاہتے ہیں۔ تو آئینی اور پرامن ذرائع سے کریں۔ اور دوسروں کو آئینی اور پرامن ذرائع کی تلقین کریں۔

حکومت کے اصلی عیب دکھانا بری بات نہیں ہے بلکہ ترقی کے لئے ضروری ہے۔ لیکن عیب ہی عیب بیان کرتے چلے جانا اور محاسن کا ذکر تک نہ کرنا بلکہ محاسن کو بھی عیب بنا کر پیش کرنا نہ تو دیانتداری ہے اور نہ ملک کی خیر خواہی اور نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ جس طرح فطرت بتدریج منزل کمال کی طرف لے جاتی ہے۔ اسی طرح اسلام بھی تدریج کے طریقوں کو ہی اختیار کرتا ہے۔ اسلام کسی ملک میں فوری انقلاب سے تختہ الٹنے کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اور تشدد تو اسلام کا بالکل الٹ ہے۔ عوام کے ذہنوں میں حکومت کی برائیاں ہی برائیاں اور نفرت ہی نفرت بھر دینے کا نتیجہ اکثر یہ نکلتا ہے۔ کہ عوام جن کا دل سیر کا ہوتا ہے اور دماغ بھینس کا جلد بدراہ ہو جاتے ہیں اور مدہوشی میں وہ کر گزرتے ہیں۔ جو شاید نہ تو ان کے راہ نماؤں کا منشا ہوتا ہے۔ اور نہ اس مقصد کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جس کے لئے وہ جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں۔

آپ دیکھ لیں کہ دنیا میں اس وقت وہی قومیں ہر طرح کی ترقی کر رہی ہیں۔ جو آئین پسند ہیں اور جو اپنے ملک میں فوری اور تشددی انقلابات کو در آنے نہیں دیتے۔ اس کے خلاف جن ملکوں میں آئے دن دھاندلی مچی رہتی ہے۔ نہ تو وہ کچھ ترقی کرتے ہیں۔ اور نہ ان کا کوئی رعب ہوتا ہے۔

پھر جب ملک میں عوام کے دلوں میں اپنی حکومت کے خلاف نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ ایسے ملک میں دشمن کو ریشہ دوانیوں کا خوب موقعہ مل جاتا ہے اور فسادات پیدا کر لینا آسان ہوتا ہے۔ اس لئے خواہ ہمارے ارادے کتنے بھی نیک ہوں۔ اور

ہم وطن سے خواہ کتنی بھی محبت کرتے ہوں۔ اور اپنے ہم وطنوں کی جان و مال کی حفاظت کے کتنے بھی دل سے خواہاں ہوں۔ اگر ہم اپنی حکومت پر تنقید کرتے وقت حد اعتدال سے نکل نکل جائیں گے۔ اور اپنی فن کاری سے اس کو برائیوں کا ہی مجموعہ بنا کر رکھ دیں گے۔ اور عوام کے دل میں اس کے خلاف نفرت کے گہرے نقوش کندہ کر دیں گے۔ تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم خود اپنے مقاصد کی تردید کر رہے ہیں۔ اور اپنے نیک ارادوں کے راستہ میں خود ایک بڑی مضبوط آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ ہم پتہ لگائیں اور دیکھیں کہ اگر ہمارے قلم یا ہماری زبان میں تلخی ہی تلخی ہے۔ اور مٹھاس بالکل نہیں تو سمجھ لیں کہ ہم صحیح راستہ پر نہیں چل رہے ہیں۔ اس راستہ پر گامزن نہیں ہیں۔ جو ہمیں منزل مقصود کی طرف لے جاتا ہے بلکہ ہم بالکل اس کے الٹ چل رہے ہیں۔ اور جتنی جلد ہو سکے ہمیں اپنا رخ بدلنا چاہیئے۔

اس سازش کا انکشاف ہمیں اتنا ہی سبق دے دے تو ہم اسکو بھی فضل الٰہی سمجھیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ملک و وطن کے خیر خواہ ہر اس بات سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ جو وطن میں ایسی فضا پیدا کرنے کے لئے سازگار ہو۔ جس سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے وطن کو بدخواہوں کے بدارادوں سے محفوظ و مصئون رکھے۔ اور اس وطن کے بعض نادان دوستوں کو بھی سمجھ عطا کرے کہ وہ اپنی اصلاحات کے نفاذ کے لئے صرف آئینی اور پرامن طریقوں کی تقویت کے لئے کوشاں ہوں۔ اور ملک میں باہمی منافرت کے جذبات کا قلع قمع کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

محمود ہے اسلام کی عظمت کا امیں آج

از سید سجادہ احمد صاحب مقیم ربوہ

انوار کا مسکن ہے یہ ربوہ کی زمیں آج
اس جیسا نہیں مہبطِ انوار کہیں آج
وہ نور کہ جو ہم نے کہیں اور نہ پایا
وہ سوز جو اسلام کی توقیر بڑھائے
اک شوق ہے اک جوش ہے ہر طفل و جواں میں
اٹھ مژدہ نو خفتہ مزاجوں کو سنا دے
لاریب یہ اسلام کی سطوت کا ہے مظہر
اے تو کہ ہے سرگشتۂ ادبار معاصی

ہے لعلِ بدخشاں سے حسیں اس کا نگیں آج
صد رشکِ گلستاں ہے یہ دنیائے حسیں آج
محمود کی برکت سے وہ پایا ہے یہیں آج
مرکوز ہر اک دل میں ہے وہ مثلِ نگیں آج
اسلام کی تبلیغ کا مرکز ہے یہیں آج
محمود ہے اسلام کی عظمت کا امیں آج
قرآن کے کھلتے ہیں معارف بھی یہیں آج
کر شکر کہ آیا ہے تو ربوہ کے قریں آج

اے مصلحِ موعود تلطّف کی نظر ہو
سجّاد کا مسکن نہیں دنیا میں کہیں آج

ضروری اعلان

گزشتہ ایام میں دیہات میں تبلیغ کا کام کرنے والے مبلغین کی بعض اسامیاں خالی ہوئی ہیں۔ چونکہ کئی حلقے خالی ہیں وہاں تبلیغ کی ضرورت ہے اس لئے ان اسامیوں کو مناسب آدمیوں سے پر کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایسے احباب جو تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مندرجہ ذیل تعلیم کے حامل ہوں اپنے تئیں پیش کریں۔ تا ان کا تقرر کیا جا سکے۔ مڈل پاس ہوں۔ قرآن کریم باترجمہ جانتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر کتب سلسلہ کا مطالعہ اس حد تک وسیع ہو کہ مخالفین کے اعتراضات کا رد کر سکتے ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت بھیجا جا رہا ہے

رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ مندرجہ امور کے متعلق اپنی تحریری آرا میرے نام بھجوا دیں۔ تاکہ شوریٰ کے اجلاس میں آپ کے مشورہ جات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جا سکیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

خطبہ جمعہ

اپنی اصلاح کرو تا تمہاری اصلاح سے دوسروں کی بھی اصلاح ہو

تمام نقائص اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے علوم کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ر نومبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ: سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
نومبر کا تیسرا حصہ گذر چکا ہے اور دسمبر کی ۲۰ تاریخ کو

جلسہ سالانہ کے لئے مہمان

آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مہمانوں کے ٹھہرانے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ جہاں تک محلوں کی گنجائش کا سوال ہے زیادہ سے زیادہ دو ہزار مہمان ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ لیکن گذشتہ سال مہمان کوئی ۲۶-۲۷ ہزار تھے۔ اور اس سال غالب گمان کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی حوادث روک نہ بنے تو ۳۰-۴۰ ہزار کے درمیان مہمان آئیں گے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جتنے مہمانوں کی آمد کی امید ہے۔ اس کا ساتواں یا آٹھواں حصہ یہاں گنجائش ہے۔ اور جہاں تک حالات کا مجھے علم ہے۔ ایک ماہ میں اتنی عمارتیں کہ جن میں

۳۰-۴۰ ہزار مہمان

ٹھہرائے جا سکیں تیار کی جانی ناممکن ہیں۔ کیونکہ اول تو ہمارے پاس راج اور مزدور کم ہیں۔ پھر دوسری عمارتیں بننی شروع ہو گئی ہیں۔ اور جو راج اور مزدور یہاں ہیں۔ وہ ان پر لگے ہوئے ہیں اگر انہیں وہاں سے ہٹا لیا جائے تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ جب مہمان یہاں پہنچیں گے تو وہ دیکھیں گے۔ کہ ۱۹۴۹ء میں جہاں جماعت تھی وہیں اب بھی کھڑی ہے۔ اور ربوہ کو بسانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اور اگر ان معماروں اور مزدوروں کو وہاں لگا رہنے دیں تو سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ جلسہ سالانہ کو ملتوی کر دیں۔ کیونکہ ہماری غفلت اور شامت اعمال کی وجہ سے دسمبر میں نہیں ہو سکے گا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں نہایت ہی خطرناک ہیں۔ اور جماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ کسی کی آنکھیں کھلی ہوئی ہوں۔ اور پھر اس سے ایسی حرکات سرزد ہوں۔ مہمانوں کے لئے غلے خریدے جا رہے ہیں۔ گوشت کے ٹھیکے ہو رہے ہیں گھی مہیا کیا جا رہا ہے۔ لیکن کھانے والوں کا خیال ہی نہیں کہ وہ رہیں گے کہاں اور اگر وہ رہیں گے نہیں تو وہ کھائیں گے کیوں۔ پس یہ ایک نہایت ہی خطرناک صورت ہے۔ لیکن ابھی میں یہ اعلان نہیں کرنا چاہتا کہ جلسہ سالانہ دسمبر میں نہیں ہو گا۔ ابھی میں

مقامی لوگوں کو تحریک

کرتا ہوں کہ وہ اپنے تمام کام چھوڑ کر مہمانوں کے لئے جگہ مہیا کریں۔ جس کے مہیا کرنے میں صدر انجمن احمدیہ نے مجرمانہ غفلت کا ثبوت دیا ہے۔ پچھلے سال ۱۶ ہزار روپے کی لاگت سے جو بیرکیں بنائی گئی تھیں ان میں پندرہ سولہ ہزار مہمانوں کی گنجائش تھی۔ بلکہ ۱۸ ہزار کا اندازہ تھا۔ اگر ان کے لئے دو پہرہ دار مقرر کر دیئے جاتے۔ تو پندرہ سولہ ہزار روپیہ بچ جاتا۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ نے ان پر کوئی پہرہ دار مقرر نہیں کیا۔ اور اب جو بعض مواقع پر مجھے اس طرف جانا پڑا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ سب کی سب منہدم ہو چکی ہیں۔ دو پہرہ داروں پر کوئی آٹھ نو سو روپیہ سالانہ خرچ آتا تھا۔ لیکن کہاں آٹھ نو سو روپیہ اور کہاں سولہ ہزار روپیہ کی ایک بڑی رقم۔ گویا اگر صدر انجمن احمدیہ دو پہرہ دار مقرر کر دیتی۔ تو پانچ فیصدی رقم خرچ کر کے سولہ ہزار روپیہ بچایا جا سکتا تھا۔ بہرحال جب کوئی چیز

بنائی جاتی ہے

اس کی حفاظت پر اگر پہرہ دار لگا دیئے جائیں تو کوئی بے وقوف ہی ہو گا۔ جو کہے اس کی حفاظت کے لئے کیوں پہرہ دار مقرر کئے گئے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ پہرہ دار بھی مقرر کئے جاتے۔ تو یہ خرچ نقصان کی نسبت بہت کم ہوتا۔ اور اس خرچ کے منظوری ہونے پر کوئی شخص اعتراض نہ کرتا۔ لیکن اب سولہ ہزار روپیہ میں سے ایک ہزار روپیہ کی بجت نکل آئے تو نکل آئے۔ باقی رقم سب ضائع چلی گئی ہے۔ لیکن اگر اس رقم کو ضائع بھی سمجھا جائے تب بھی یہ بات نہایت خطرناک ہے کہ ابھی تک مہمانوں کی رہائش کی کوئی صورت نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے ابھی تک صرف اتنا کام کیا ہے کہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت نے صدر انجمن احمدیہ کو لکھا کہ مہمانوں کی رہائش کے انتظامات کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ حالانکہ کام سر پر ہے اور اب

عمارتیں بنانے کا سوال

ہے۔ سب کمیٹی بنانے کا سوال نہیں۔ خرید اشیاء تو دو تین دن میں بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن دو تین دن میں عمارتیں نہیں بنائی جا سکتیں۔ بہرحال قاضی صاحب نے لکھا کہ اس کے لئے سب کمیٹی بنائی جائے اور صدر انجمن احمدیہ سات آٹھ دن کے بعد قاضی صاحب کے سوال کا جواب یہ دیتی ہے کہ قاضی صاحب وہ کمیٹی خود ہی مقرر کر دیں۔ پھر سات آٹھ دن کے بعد قاضی صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ نہیں کمیٹی صدر انجمن احمدیہ مقرر کرے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ایک دن الہ دین کا چراغ ملیگا اور اسے مل کر ہم کہہ دیں گے کہ عمارت کھڑی کر دو اور جن وہ عمارت کھڑی کر دیگا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے گذشتہ سال ان دنوں عمارتیں شروع ہو گئی تھیں۔ لیکن جتنی تجویز تھی اس سے نصف کے قریب بنی تھیں۔ اس وقت سارے معمار اور مزدور فارغ تھے وہ سارے کام پہ لگ گئے تھے۔ لیکن اب جو معمار مزدور یہاں ہیں وہ دوسری عمارتوں پہ لگے ہوئے ہیں۔ پھر اس وقت کچی اینٹ تیار کرنیکا ایک بڑا محکمہ مقرر تھا اور اس وقت وہ محکمہ موجود نہیں گویا دوبارہ نئے سرے سے انتظام کرنا ہو گا۔ کچھ دنوں تک صدر انجمن احمدیہ کہہ دیگی۔ کہ ایک آدمی سرگودھا کے لئے گیا ہے۔ پھر کہہ دیگی کہ ایک آدمی پتھر کی تلاش کرنے گیا ہے (عملاً اس خطبہ کے بعد جب عمارتوں کی طرف توجہ ہوئی تو ایسا ہی ہوا) پھر جب دسمبر آ جائیگی تو کہہ دیں گے۔ افسوس ہے باوجود کوشش کے کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ اس لئے جلسہ سالانہ دسمبر کی تاریخوں کو ملتوی کیا جائے لیکن اگر وہ

جلسہ سالانہ کا انتظام

دسمبر میں نہیں کر سکیں گے تو مارچ میں کہاں انتظام کریں گے اب یہی صورت ہے کہ ربوہ کا ہر ساکن اپنے آپ کو معمار اور مزدور سمجھے اور جس طرح مکھیاں آپس میں مل کر چھتہ تیار کر لیتی ہیں وہ سارے کے سارے مل کر کام کریں۔ اور عمارتیں کھڑی کر دیں۔ فرقان فورس کے والنٹیرز نے خود محنت کر کے اپنے رہنے کیلئے مکان بنا لئے ہیں اور اب بھی انہوں نے مجھے تحریر کیا ہے کہ اگر انہیں زمین مل جائے تو وہ خود مکان بنائیں گے اگر اس رنگ میں یہ کام ہو تو ممکن ہے کام ہو جائے اس کے علاوہ مجھے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر ربوہ کا ہر ساکن اس کام پہ لگ جائے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ نہ لیکچرار اپنا لیکچر تیار کر سکیں گے اور نہ دفاتر میں کام کرنیوالے کسی چندہ کی تحریک کر سکیں گے۔ دو ماہ عملہ معطل ہو کر عمارتوں کے کام میں لگا رہے گا۔ مگر مایوس ہو کر بیٹھنا چونکہ اس سے بھی زیادہ حماقت ہے پس یہاں کی جماعت کو بہرحال اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے اس کام کو اپنے تمام کاموں پہ مقدم کر لینا چاہیئے۔ اسی طرح میں باہر کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اگر اسطرح زور لگا کر کام کیا گیا تو خرچ زیادہ ہو گا وہ اپنا چندہ بڑھائیں۔ اگر جماعت دس ماہوار آمد کا

دس فیصدی چندہ

بھی دے۔ تو ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ جلسہ سالانہ بنتا ہے۔ لیکن آمد صرف پچاس ہزار ہوتی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جلسہ سالانہ کے کم سے کم چندہ میں سے بھی جماعت تیسرا حصہ چندہ دیتی ہے۔ یہ چیز بہت خطرناک ہے۔ جو کام کرنا ہے وہ آخر ہم نے ہی کرنا ہے

اس لئے بیرونی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ اپنے فرض کو مدنظر رکھتے ہوئے چندہ مقررہ شرح سے ادا کریں اور اسے جلد سے جلد ادا کریں۔ کیونکہ اگر روپیہ وقت پر نہ آیا۔ تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔

میرا یہ تجربہ ہے

کہ جو شخص جلسہ سالانہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ پھر کبھی نہیں دیتا۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اسکی ذمہ واری کیا ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ اسکی ذمہ واری کونسی تاریخ تک ہے۔ میں نے تحریک جدید کے متعلق بھی دیکھا ہے۔ کہ ادھر ۳۰ نومبر ہوئی اور لوگوں نے کہہ دیا۔ الحمد للہ۔ اب تو سال گذر گیا۔ اب ہمیں چندہ نہیں دینا پڑے گا۔ پھر نیک تحریک ہو جاتی ہے۔ اور وہ بقایا اسی طرح چلا جاتا ہے تحریک جدید دفتر دوم کا اندازہ لگایا جائے تو ہر سال ۴۰ ہزار روپیہ کے قریب ایسی رقم نکلے گی۔ جو واجب الادا ہو گی۔ اگر کسی نے وعدہ کیا ہے۔ تو اسے سمجھنا چاہیے۔ کہ اگر میں نے وعدہ وقت پر ادا نہ کیا تو مجھے

اللہ تعالیٰ کے حضور شرمندہ

ہونا پڑے گا لیکن اگر یہ خیال نہ ہو۔ تو وعدہ کی ادائیگی مشکل ہے۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ رقم اب تک بقایا چلی آرہی ہے۔ اور کسی نے اسے چھوا تک نہیں۔ ایک سال تک غلطی ہوئی۔ اور وہ گذر گیا۔ دوسرے سال غلطی ہوئی اور وہ گذر گیا۔ تیسرے سال غلطی ہوئی اور گذر گیا۔ اسی طرح چھ سال ہو گئے۔ لیکن کسی کو خیال پیدا نہیں ہوا کہ اس نے ابھی پہلے سال کا بقایا ادا نہیں کیا۔ اس نے ابھی دوسرے سال کا بقایا ادا نہیں کیا۔ اس نے ابھی تیسرے سال کا بقایا ادا نہیں کیا۔ اس نے ابھی چوتھے سال کا بقایا ادا نہیں کیا۔ اس نے ابھی پانچویں سال کا بقایا ادا نہیں کیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ ۳۰ نومبر کی تاریخ گذر گئی۔ اب چندہ کیا دینا ہے۔ گویا ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ۳۰ نومبر سے ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے انہوں نے وعدہ کیا ہوتا۔ تو وہ کہتے۔ آخر ایک دن ہم نے خدا تعالیٰ کے سامنے جانا ہے۔ وہاں ہم کیا جواب دیں گے کیا ہم یہ جواب دیں گے۔ کہ ہم نے تجھ سے ایک وعدہ کیا تھا۔ جو پورا نہ کیا۔ زندہ خدا سے جو تعلق رکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ خواہ وعدہ پورا کرنے کی تاریخ گذر جائے وہ بہرحال واجب الادا ہے۔ اور جو تاریخوں کا غلام ہوتا ہے۔ تاریخ گذرنے پر وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کے ذمہ جو فرض تھا۔ وہ ادا ہو گیا یہی حال میں نے جلسہ سالانہ کا دیکھا ہے۔ جو لوگ جلسہ سالانہ تک چندہ دے دیتے ہیں۔ دے دیتے ہیں اور جو نہیں دیتے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ چھٹی ہو گئی۔

پس

چندہ جلسہ سالانہ

دس فی صدی کے حساب سے جلسہ سالانہ سے قبل ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ ایمان کی کمزوری اس طرف لے جائے گی کہ چلو تاریخ مقررہ تو گذر گئی۔ اب چندہ کیسا۔ اور میں صدر انجمن احمدیہ کو بھی کہتا ہوں کہ وہ مجھے تفصیلی جواب دے کہ وہ کونسے امکانی ذرائع ہیں۔ جن سے اس تھوڑے سے وقت میں سارا انتظام ہو جائیگا اگر ہم تیس ۳۰ ہزار مہمانوں کا اندازہ رکھیں۔ تو اس کے معنے ہیں کہ ہمیں ۳ لاکھ ۶۰ ہزار فٹ کورڈ ایریا (Covered Area) چاہیئے۔ پھر کھانے پکانے کی جگہ چاہیئے۔ اتنا کورڈ ایریا وہ کہاں سے مہیا کریں گے۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ خیموں کی تجاویز پیش نہ کریں کیونکہ اول تو خیموں کی تجویز ایک جاہل ہی پیش کر سکتا ہے۔ اتنے خیمے ملیں گے کہاں سے۔ ۱۲×۱۲ کے خیمے میں ۱۳ آدمی آتے ہیں۔ بس تیس ہزار آدمی کے لئے اڑھائی ہزار خیمہ چاہیئے پس صدر انجمن احمدیہ بے سوچے سمجھے یہ نہ کہہ دے کہ وہ خیمے منگوا لیں گے۔ کیونکہ اسکے معنے ہیں۔ کہ وہ اڑھائی ہزار خیمے منگوا لیں گے۔ اتنے خیمے تو گورنمنٹ بھی مہیا نہیں کر سکتی۔ سوائے اسکے کہ وہ فوج کے تمام خیمے جمع کرے۔ یہ میں اسلئے کہتا ہوں کہ بعض دفعہ انسان بغیر سوچے سمجھے کسی بات کا مشورہ دیدیتا ہے۔ پچھلی دفعہ پانچ ہزار مہمانوں کی رہائش کے کیلئے

خیموں کا انتظام

کرنے کے لئے کہا گیا تھا سکرٹری صاحب تعمیر نے اسکا وعدہ کیا مگر وقت پر صرف اڑھائی ہزار کے لئے تو خیمے لگا دیئے اور اڑھائی ہزار کے لئے شامیانے لگا دیئے ان شامیانوں میں کوئی مہمان نہ ٹھہرا۔ اور نہ کوئی ٹھہر سکتا تھا۔ میں نے سمجھا کہ اب انہیں کچھ کہنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ ڈیڑھ ہزار روپیہ کرایہ ادا کر دیا گیا ہے۔ مسجد میں جو شامیانہ لگا ہے۔ یہ چھوٹا ہے۔ وہ شامیانہ اس سے چار گنا زیادہ تھا۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ مہمان باہر لیٹ جائیں۔ مگر وہ خوش تھے۔ کہ قانونی طور پر انہوں نے میرا منہ بند کر دیا ہے۔ اور میں خاموش تھا اسلئے کہ حیا اور عقل نے میرا منہ بند کر دیا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ اب شامیانے تو آ گئے ہیں اور ان کا کرایہ بہرحال ہمیں دینا ہو گا۔ اسلئے اب انہیں کچھ کہنا لاحاصل ہے۔ بہرحال گذشتہ سال پانچ ہزار مہمانوں کے لئے بھی خیموں کی گنجائش نہیں نکل سکی تھی۔ اس لئے اس سال ۳۰۔۴۰ ہزار مہمانوں کے لئے خیمے مہیا کرنے کا کوئی امکان نہیں۔ پس یہ خیال بھی چھوڑ دیا جائے۔ وہ یہ بتائیں۔ کہ اس قلیل عرصہ میں وہ کتنی عمارتیں کھڑی کر لیں گے اور بتاتے ہوئے یہ یاد رکھیں کہ ان کے ایک افسر نے ناظر اعلےٰ کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ دوسرے

کوارٹروں کے بنانے

کی بھی اجازت دے دی جائے۔ تا جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے ٹھہرانے کی مشکل حل ہو جائے جن کوارٹروں کی اجازت دی گئی ہے۔ اور جن کی دیواریں ابھی تین فٹ اونچی نہیں ہوئیں وہ اگر تیار ہو جائیں تو ان میں ایک ہزار آدمی آ سکتا ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہو اگر ایک ہزار کی اور گنجائش پیدا ہو جائے۔ تو ۳۰ ہزار مہمان ٹھہرانے کا بندوبست ہو جائیگا اسکی تجویز پر غور کر کے وہ کوئی چیز میرے سامنے پیش کریں۔ کیونکہ یہاں ایک دو ہزار کا سوال نہیں۔ یہاں ۳۰۔۴۰ ہزار کا سوال ہے۔

کہا جاتا ہے

کہ اگر ۵۶ ہزار روپیہ منظور کر دیں۔ تو دوسرے کوارٹر شروع کر دیئے جائیں۔ تا جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے ٹھہرائے جانے کا انتظام ہو جائے۔ جن کوارٹروں کی پہلے منظوری دی جا چکی ہے اور جن میں ایک ہزار مہمان ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ وہ تو تین ماہ میں بھی پورے نہیں ہوئے اور ابھی ان کی دیواریں قریباً تین تین فٹ اونچی ہوئی ہیں۔ اور اب دوسرے کوارٹروں کی منظوری کی درخواست کی جاتی ہے جن میں مزید ایکہزار مہمان ٹھہر سکیں گے۔ جن کا پہلے وہ نقشہ منظور کرائیں گے۔ پھر کمیٹی سے اجازت حاصل کرینگے پھر انہیں تعمیر کرنا شروع کریں گے اس طرح مارچ آ جائے گا۔ اور پھر بھی صرف ۲ ہزار مہمانوں کے ٹھہرائے جانے کا انتظام ہو گا۔

درحقیقت تمام نقائص اسلئے پیدا ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے علوم کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حساب بنایا ہے۔ منطق بنائی ہے عقل بنائی ہے۔ طب بنائی ہے۔ جب کوئی کام کرو تو ان ساری چیزوں کو دیکھ لو۔ اور سوچ لو کہ کیا وہ کام طبی طور پر ٹھیک ہے۔ کیا وہ کام حسابی طور پر ٹھیک ہے کیا وہ کام عقلی طور پر ٹھیک ہے۔ کیا وہ کام منطقی طور پر ٹھیک ہے۔ جب وہ سب معیاروں پر پورا اتر آئے۔ تو اسے کر لو مثلاً فرض کرو جس افسر نے کہا ہے کہ اگر دوسرے کوارٹروں کی اجازت مل جائے تو مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اسکی میں تردید کر دوں اور کہدوں کہ اتنی جگہ میں ۳۰ ہزار مہمان نہیں آ سکتے۔ تو وہ کہہ سکتا ہے کہ یہ بات حسابی طور پر یوں ہے۔ عقلی طور پر یوں ہے۔ مثلاً میں نے اعتراض کیا کہ ایکہزار مہمانوں کے لئے ان کوارٹروں میں بمشکل گنجائش ہو گی۔ تو وہ ثابت کر دیں کہ ۱۶ انچ میں ایک آدمی سو سکتا ہے۔ اور جب ۱۶ انچ میں ایک آدمی سو سکتا ہے تو یقیناً

۱۸ ہزار مہمان

ایک حصہ میں آ جائیں گے اور ۱۸ ہزار دوسرے حصہ میں آ جائیں گے۔ اگر وہ یہ چیز ثابت کر دے تو میری غلطی خود بخود ثابت ہو جائے گی۔ میں شرمندہ ہو جاؤں گا۔ اور میں سمجھوں گا کہ میں غلط اندازہ لگاتا رہا۔ اگر وہ حساب کو مدنظر رکھتے ہوئے بات کریں تو انہیں جرأت پیدا ہو جائے گی کہ میرے ثابت کر دیں کہ ان کا اندازہ صحیح اور درست تھا۔ میں اسی وقت شرمندہ ہو جاؤں گا۔ اور آئندہ کے لئے محتاط ہو جاؤنگا اور اگر وہ حسابی طور پر ثابت نہ کر سکیں کہ ایک آدمی چھ انچ میں سو سکتا ہے تو ظاہر ہے کہ میرا ہی اندازہ صحیح ہے جو دس فٹ فی آدمی کا اندازہ لگاتا ہوں اور میرے نزدیک ۳ ہزار مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے قریباً تین لاکھ ساٹھ ہزار فٹ جگہ کی ضرورت ہو گی اور اس عمارت کے بنانے کے لئے کوئی پندرہ لاکھ اینٹ کی ضرورت ہو گی وہ بتائیں کہ اتنی اینٹیں وہ کتنے عرصہ میں تیار کرینگے کتنے عرصہ میں وہ سوکھیں گی اور کتنے عرصہ میں وہ عمارتیں تیار کریں گے اور جلسہ کس تاریخ کو ہو گا مگر دوسرے دورت تیار رہیں کہ اگر یہی فیصلہ ہو کہ جلسہ دسمبر میں ہی ہو گا۔ تو ان میں سے ہر شخص تمام کام چھوڑ کر اس کام کو کرے اور اسے جلسہ سے قبل ختم کرنے کی کوشش کرے نوجوانوں کو میں مختصراً بتاتا ہوں کہ جتنے کام ہوتے ہیں وہ عقل سے ہوتے ہیں ہر کام میں۔

عقل استعمال کرنی چاہیئے

جب کوئی بات کرو۔ اسے عقل، منطق اور حساب پر تولو یہ تینوں گر ایسے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہزاروں ہزار بیوقوفیاں کھل جاتی ہیں۔ جب ایک شخص حساب لگا کر کوئی بات کرتا ہے۔ تو شرمندہ نہیں ہوتا مثلاً آجکل بعض لوگ فخر میں آ کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ پر جلسہ ہوا۔ جسمیں اتنے لاکھ آدمی اکٹھے ہوئے تھے

امرتسر کی مسجد خیر دین

کے متعلق تمام طور پر اخبارات میں چھپا کرتا تھا۔ کہ وہاں جلسہ ہوا۔ اور اس میں پچاس ساٹھ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ حالانکہ جہاں تک میں نے سنا ہے۔ مسجد خیر دین میں دو تین ہزار آدمی کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بلکہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ ہماری بڑی مسجد سے بھی چھوٹی ہے۔ پس حسابی طور پر اگر کوئی یہ بات سنے گا۔ تو وہ یہی کہے گا۔ کہ خواہ ایک آدمی پر دوسرا بھی بٹھا دیا جائے۔ تب بھی اتنے لوگ وہاں نہیں آ سکتے۔ یا مثلاً بعض احمدی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کی تعداد دس لاکھ ہے حالانکہ اگر دس لاکھ کی جماعت ہو۔ تو پھر اتنا کم چندہ کیوں ہو۔ موجودہ چندہ کا اندازہ لگایا جائے۔ تو گویا سارے احمدی ایک روپیہ فی کس چندہ دیتے ہیں۔ موجودہ بجٹ کے لحاظ سے تو جماعت زیادہ نہیں بنتی۔ کیونکہ غریب سے غریب اور نہ کمانے والے کو بھی نکال لیا جائے۔ تو پانچ روپے فی کس اوسط تو ہونی چاہیئے۔ یعنی ۵ روپے فی کمانے والے کے لحاظ سے۔ آخر وہ بھی ہیں۔ جو دو دو ہزار چندہ دیتے ہیں۔ دس لاکھ میں سے دو لاکھ نادہند سمجھ لو۔ اور دو لاکھ غریب اور نہ کمانے والے۔ تب بھی ڈیڑھ لاکھ کمانے والا رہ جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی موجودہ چندہ سے بہت زیادہ چندہ ہونا چاہیئے۔ میرے نزدیک تم اگر ہندوستان کے احمدیوں کو بھی گن لو۔ تو تین لاکھ کی تعداد سے زیادہ نیم براعظم ہند میں احمدی نہیں ہیں۔ بیرونی دنیا کے احمدیوں کو ملا کر چار پانچ لاکھ ہوتے ہیں۔ مگر مبالغہ کی یہ حالت ہے۔ کہ

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں

ہماری تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔ اگر میں جماعت کو تعداد بڑھا چڑھا کر بیان کرنے سے نہ روکتا۔ تو غالباً اب تک ہم دو تین کروڑ بن جاتے۔ لوگ تبلیغ کی بجائے کچھ عرصہ بعد پہلی تعداد میں ایک ہندسہ زائد کر دیتے ہیں۔ اور خوش ہو جاتے ہیں۔ یہ بڑی ہی آسان بات ہے۔ نہ وفات مسیح کا مسئلہ سمجھانا پڑا۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سمجھانا پڑا۔ صرف ایک کو دو بنا دیا۔ یا دس بنا دیا۔ اسی طرح جماعت کو بڑھاتے چلے گئے۔ جماعت بھی بڑھتی گئی۔ اور تبلیغ کرنے سے بھی بچ گئے۔ لیکن

اگر یہ لوگ یہ غور کرتے کہ اگر اسی طرح تعداد بڑھائی۔ تو غیر احمدی حساب لگا کر اعتراض کریں گے کہ اگر تمہاری یہ تعداد اور یہ چندہ ہے تو پھر تم کونسی بڑی قربانی کر رہے ہو۔ تو یہ لوگ اس طرح تعداد بڑھا چڑھا کر کبھی بیان نہ کرتے۔ تعداد بڑھا چڑھا کر دکھانے والے کو یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ غلط بیانی کر کے میں اپنی جڑیں کاٹ رہا ہوں۔ اور اپنی جماعت کو مردہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت بڑی قربانی کر رہی ہے۔ یہ بات الگ ہے۔ کہ میں آپ لوگوں کی کوتاہیوں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ لیکن وہ کونسی جماعت ہے۔ جو تمام قسم کے ٹیکس اور سرکاری چندے ادا کرنے کے بعد بھی پانچ سات روپے فی کس چندہ دیتی ہو۔ بلکہ تحریک جدید کے چندوں کو اگر ملا لیا جائے۔ تو

۸ - ۹ روپے فی کس چندہ

بن جاتا ہے۔ (یا دوسرے معنوں میں تیس چالیس روپے فی کس کمانیوالا) باقی مسلمان پاکستان میں اگر چار کروڑ فرض کئے جائیں۔ تو اس حساب سے ان کا سالانہ چندہ ایک ارب بیس کروڑ سے ایک ارب ساٹھ کروڑ تک ہونا چاہیئے۔ یعنی حکومت پاکستان کی مجموعی آمد سے بھی زیادہ۔ اور سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو ملا لیا جائے۔ تو ہندوستان کے مسلمانوں کا چندہ تین ارب بیس کروڑ ہونا چاہیئے۔ یعنی ہندوستان کی حکومت کی آمد کے برابر۔ لیکن مسلمانوں کی جتنی انجمنیں یا خیراتی ادارے ہیں۔ ان کی مجموعی آمد تین کروڑ سے کسی صورت میں زیادہ نہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر احمدی دوسرے غیر احمدی سے سو گنے زیادہ قربانی کر رہا ہے۔ یہ کس قدر شاندار قربانی ہے۔ مگر یہ شاندار قربانی اسی صورت میں نظر آ سکتی ہے۔ کہ اگر تم اپنی تعداد صحیح بتاؤ۔ جتنی تعداد تم مبالغہ سے زیادہ کرو گے۔ اتنی ہی تمہاری قربانی چھوٹی ہوتی چلی جائیگی۔ پس اسی میں ہمارا فائدہ ہے۔ کہ ہم اپنی تعداد کو کم بتائیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم سارے ہندوستان میں تین چار لاکھ ہیں۔ تو ہم دوسرے لفظوں میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہم دوسروں سے بہت زیادہ قربانی کرنے والے ہیں۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم ۲۰ - ۳۰ لاکھ ہیں۔ تو ایک طرف ہم غلط بیانی کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری قربانیاں کوئی ایسی شاندار نہیں ہیں۔ سوچو تو سہی تھوڑے ہونا اور اعلیٰ مقام پر ہونا اچھا ہے یا یہ اچھا ہے۔ کہ ہم زیادہ ہوں۔ اور قربانی میں کمزور۔ یہ صاف بات ہے۔ کہ یہی مقام اچھا ہے۔ کہ ہم تھوڑے ہوں اور زیادہ قربانیاں کرنے والے ہوں۔ بلکہ

حق یہ ہے

کہ اگر جھوٹ اور بے ایمانی کا سوال نہ ہو۔ تو ایسے لوگوں کو یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ہماری تعداد ایک لاکھ ہے۔ اور ہم چندہ ۱۵ لاکھ دیتے ہیں۔ یہ قول زیادہ شاندار ہوگا۔ مگر چونکہ یہ بھی جھوٹ ہوگا۔ اسی لئے ناجائز ہوگا۔ غرض ہر بات جو کہو۔ اسے حسابی طور پر پرکھ کر کہو۔ پھر تمہارا عمل بھی ترقی کرے گا۔ اور تمہارے کاموں میں برکت ہوگی۔ اور غلطیاں کرنے سے تم بچ جاؤ گے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

ایک بات اس سلسلہ میں یہ بھی

کہہ دینا چاہتا ہوں

کہ بعض کارکنوں نے کہا ہے۔ آپ بعض دفعہ نظارتوں کو ڈانٹتے ہیں۔ تو باہر کی جماعتیں ان کا تمسخر اڑاتی ہیں ایک جواب تو یہ ہے۔ کہ تم ٹھیک کام کرو۔ اگر تم ٹھیک کام کرو گے۔ تو میں کیوں تمہاری غلطیاں بیان کروں گا۔

دوسرا جواب

یہ ہے۔ کہ میں صرف تمہاری اصلاح کے لئے تمہیں ڈانٹتا ہوں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اور تمہیں میں نے افسر مقرر کیا ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کے مقرر کردہ افسروں پر اس بنا پر کہ بعض دفعہ ان کی کوتاہیوں پر خلیفہ انہیں ڈانٹتا ہے۔ تمسخر اڑاتا ہے۔ تو خواہ وہ امیر ہے یا کوئی اور عہدیدار وہ منافق ہے اور تم مومن ہو۔ اس لئے تمہیں منافقوں کی باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ لیکن اصل بات یہی ہے۔ کہ تم بھی اپنی اصلاح کرو۔ تا تمہاری اصلاح سے دوسروں کی بھی اصلاح ہو۔

۳۱ر مارچ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنیوالے دوستوں کی پہلی فہرست ۳۱ر مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی۔

۳۱ر مارچ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں: تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں" ...... "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں آج ہی اپنا وعدہ سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرما کر دفتر وکیل المال کو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ تا آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

شعائر اللہ کی خدمت کا ایک خاص موقعہ

اپیل

جماعت ہائے احمدیہ بیرون ہندوستان

تقسیم ہند اور فسادات ۱۹۴۷ء کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ قادیان کی بیشتر حصہ آبادی کو مجبوراً اپنے مقدس مرکز سے .... سے رخصت ہونا پڑا۔ اور سلسلہ کے انتظام کے ماتحت قریباً سوا تین سو درویشوں کی چھوٹی سی جماعت نے شعائر اللہ کی خدمت کی اہم ذمہ داری اٹھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کا قابل قدر نمونہ پیش کیا۔

وہ مخلصین جماعت جو غیر اختیاری حالات میں حسرت بھری نگاہوں کے ساتھ قادیان سے رخصت ہوئے تھے۔ ابھی تک شعائر اللہ کی دید و دیدار کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ترس رہے ہیں۔ اور ان لمحات کے لئے بے تاب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی خشیت اپنے مسیح پاک کے ساتھ اپنے وعدوں کے مطابق اُن کیلئے دوبارہ اس بستی کی زیارت کے سامان ...... پیدا کرے گی۔

اسی طرح جملہ وہ جماعت ہائے احمدیہ جو پہلے سے موجودہ پاکستان کے علاقہ میں آباد تھے۔ یا جن کو مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے پاکستان میں ہجرت کرنی پڑی موجودہ ملکی حالات کی مجبوریوں اور آمد و رفت کی مشکلات کے باعث ...... مرکز کی زیارت ...... سے محروم ہیں یقیناً کوئی ایسا مخلص احمدی نہیں ہوگا۔ جو دارالمسیح میں آکر شعائر اللہ کی خدمت کرنے کے وافر جذبات اپنے اندر موجزن نہ پاتا ہو۔ احباب جماعت کے محبت بھرے خطوط جو اکثر درویشان قادیان کے لواحقین اور دیگر عزیز و اقارب سے موصول ہوتے ہیں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر سچا احمدی شعائر اللہ کی حفاظت اور خدمت کے جذبہ سے معمور ہے۔ اور درویشانہ قیام کے نادر موقعہ کو رشک اور حسرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے مگر ع

این سعادت بزور بازو نیست

اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت سے جن کو چاہا ان مقامات کی خدمت کے لئے چن لیا۔ اور جن کو چاہا دیگر ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے یہاں سے باہر جانے کا موقعہ دیا۔

درویشان قادیان عرصہ ۳ ۱/۲ سال سے شعائر اللہ کی خدمت اور حفاظت کے لئے دنیا کی تمام جماعتہائے احمدیہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اور اپنی مختلف خاندانی اور ذاتی پریشانیوں کے باوجود اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے ایک لذت محسوس کرتے ہیں۔ جو خدا کی مشیت کے ماتحت خلیفہ وقت کی ہدایت سے ان کے سپرد کی گئی ہے۔ دارالمسیح کے شعائر اللہ میں سے ایک خاص مقدس مقام بہشتی مقبرہ کا ہے۔ جس کی بنا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ڈالی تھی۔ یہ مقام اپنی ظاہری شکل و صورت میں اسلامی سادگی کے مطابق عام قبرستانوں کی طرح ایک کھلی فضا میں واقع تھا۔ مگر ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد پیدا شدہ حالات کے مد نظر اس کی حفاظت و احترام کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس کے اردگرد چاردیواری تعمیر کی جائے۔ اس وقت کے حالات اور ذرائع کے مطابق فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے درویشان قادیان نے پوری ہمت و طاقت سے اور کوشش سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اجتماعی وقار عمل کر کے اس کے اردگرد ایک موٹی کچی دیوار کھڑی کر دی بعد ازاں ہر سال بہشتی مقبرہ کی چاردیواری کی مرمت اور لپائی وغیرہ کا کام بھی درویشان خود اپنے ہاتھ سے کرتے رہے۔ مگر گذشتہ بارشوں کی وجہ سے اس دیوار کی حالت سخت خستہ ہو چکی تھی۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پختہ چاردیواری کی تعمیر کا معاملہ اس سال جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے نمائندگان جماعت ہائے ہندوستان کے سامنے پیش کیا نمائندگان نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آخری منظوری حاصل کر کے تعمیر چاردیواری پختہ کے لئے جملہ جماعت ہائے احمدیہ میں چندہ کی خاص تحریک کی جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس کی منظوری موصول ہونے پر گذشتہ ماہ بذریعہ اخبار الفضل اور بذریعہ انفرادی اطلاعات جملہ جماعتوں کو اس خاص تحریک میں شامل ہونے کی تحریک کی جا چکی ہے۔ وہ دوست جو شعائر اللہ کی خدمت کے اس خاص موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ فوری طور پر اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کے ذریعہ سے یا براہ راست نظارت بیت المال قادیان کو اطلاع بھجوا دیں اور نہ صرف وعدہ کی اطلاع بھجوائیں۔ بلکہ جلد از جلد رقم کی ادائیگی کر کے عملی قربانی میں شریک ہوں۔

وعدوں کی آخری میعاد **۳۱ر مارچ** ہے۔ اور ادائیگی چھ ماہ کے اندر ہونی چاہیئے مگر نیکی کا اعلیٰ مقام یہ ہے۔ کہ حسب توفیق نیکی کے اولین موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور میعاد کی آخری تاریخ کا انتظار نہ کیا جائے میں جملہ احباب جماعت سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک تحریک چندہ خاص برائے تعمیر چاردیواری پختہ بہشتی مقبرہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ایک درویش کی شادی

قادیان کے ایک درویش کے اہل و عیال کی آمد

(۱) احباب کرام ایک درویش کی شادی کی خبر پڑھ کر خوش ہونگے۔ اخویم چوہدری محمود شریف صاحب گجراتی (حلقہ ناصر آباد) نے معیت مکرم عبدالاحد خان صاحب بھاگلپوری درویش (جو لڑکی کے ماموں ہیں) شادی کے لئے روانہ ہونا تھا۔ مکرم و محترم امیر صاحب مقامی و احباب قادیان نے دعاؤں کے ساتھ انہیں روانہ کیا۔ اور بطور مدد یہ قریباً ایک صد روپیہ بھی احباب نے دیا۔ بھاگلپور (صوبہ بہار) میں دلہن کے نانا مکرم بابو عبدالصمد خان صاحب نے احباب جماعت کی معیت میں دعائیں کر کے اپنی نواسی کا رخصتانہ دیا۔ وہیں سادگی کے ساتھ دعوت ولیمہ عمل میں لائی گئی۔ جس میں بیس پچیس احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ یہ تین افراد پر مشتمل قافلہ ۲۸ فروری کو بخیر و عافیت قادیان پہنچا۔ جذبۂ اخوت کے ماتحت کئی روز تک مکرم محترم امیر صاحب مقامی اور متعدد دیگر احباب کی طرف سے دعوتوں کے ذریعہ انہیں مسرور الوقت کیا گیا۔ احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) الحمد للہ کہ وہ مبارک وقت بھی آن پہنچا کہ ۲۰ فروری کو ۴ ۱/۲ بجے شام کی گاڑی سے پاکستان سے پہلی فیملی وارد دارالامان ہوئی۔ یہ فیملی جو ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کر گئی تھی۔ اخویم فضل الٰہی خان صاحب درویش دکاندار (نظارت امور عامہ) کی اہلیہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اور دو بچگان عزیز عنایت الٰہی (عمر چھ سال) اور عزیزہ جمیلہ اختر (عمر چار سال) پر مشتمل ہے۔ دوستوں نے اسٹیشن پر اور چوک مسجد مبارک میں خوش آمدید کہا اور بچوں کو ہار پہنائے اور ان کے مکان واقع بازار مرزا گل محمد صاحب مرحوم پر مستورات نے اپنی نو آمدہ بہن کو خوش آمدید کہا۔

کبھی وہ وقت تھا کہ مجبوری حالات احباب کو اپنے اہل و عیال قادیان سے بھیجنے پڑے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے درویشان قادیان کے اہل و عیال کے واپس آجانے کا بھی راستہ کھل گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ پہلی فیملی کی آمد کو دیگر درویشان خاندانوں کی آمد کے لئے بابرکت پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(ملک صلاح الدین دارالمسیح قادیان دارالامان)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں لمبے عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام ان کی فراخ حالی اور برسر روزگار ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) عزیزم کمال الدین حبیب احمد ابن مکرم مولوی روشن الدین صاحب واقف زندگی مبلغ شدید چوٹ آجانے سے صاحب فراش ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ (نذیر احمد سیالکوٹی دفتر سی۔ ایم اے لاہور)

(۳) برادرم مولوی غلام محمد صاحب واقف زندگی مبلغ سلسلہ خانیوال ضلع ملتان کے ہاں مورخہ ۲ مارچ ۵۱ء بروز جمعہ لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کا حقیقی خادم بنائے۔ (خاکسار سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ)

(۴) خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے نہایت درد کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیاب و کامران فرمائے۔ اور دشمن کی شر سے محفوظ رکھے۔ (خاکسار چوہدری جمال الدین احمد قادیانی)

ولادت: خدا کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں لڑکا مورخہ ۲۲ فروری ۵۱ء کو پیدا ہوا ہے۔ عزیز کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی درخواست ہے۔

(نور محمد خالد احمدی۔ سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

زعماء انصار اللہ جلد توجہ فرماویں

جن مقامات پر نئی مجالس قائم ہو رہی ہیں۔ وہاں کی مجالس کے زعماء صاحبان کی خدمت میں دفتر ہذا سے فارم فہرست ممبران انصار اللہ پُر کرنے کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ جس میں ممبران انصار کے ضروری کوائف اور وعدہ ہائے تبلیغ۔ و تعلیم و تربیت۔ اور چندہ انصار وغیرہ درج کر کے۔ ایک کاپی مرکز میں بھجوانی تھی۔ اور ایک کاپی اپنے پاس رکھنی تھی۔ لیکن بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک یہ فارم پُر ہو کر مرکز میں نہیں پہنچے اسلئے زعماء صاحبان اس فارم کو جلد پُر کر کے اور ممبران انصار کے اوپر دستخط کروا کر دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ بھجوا دیں۔ تا انصار کے پروگرام کے مطابق ممبران انصار سے کام لیا جا سکے۔ (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے امتحان کی تاریخوں میں توسیع

۷ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء کے اخبار الفضل میں ایک اعلان بعنوان "انصار اللہ کا امتحان لینے کے لئے ممتحن صاحبان" شائع ہوا ہے۔ جس میں امتحان کی تاریخیں یکم مارچ تا ۱۲ مارچ مقرر کی گئی تھیں۔ چونکہ یہ اعلان اخبار الفضل میں بروقت شائع نہیں ہوا۔ اسلئے انصار سے نماز باترجمہ کا امتحان لینے کے لئے بجائے یکم تا ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء کے۔ ۱۰ مارچ لغایت ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء مقرر کی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

جیسا کہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء کے اعلان میں امتحان کے متعلق مفصل ہدایات شائع کی گئی ہیں۔ اسکے مطابق عمل درآمد کیا جاوے امتحان لینے کے لئے مقامی جماعتوں کے۔ (جہاں پر مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ممتحن ہوں گے (سوائے جماعت ہائے ربوہ۔ احمد نگر چنیوٹ کے)

(قائد تعلیم و تربیت)

درخواست دعا

میری بیوی قریباً دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ ڈسکر داد محمد لاہور

درخواست دعا

خاکسار کا "الاٹمنٹ اراضی" کا ایک مقدمہ عرصہ سے ایک اعلیٰ افسر کے زیر سماعت ہے۔ مگر وہ مخالف ہے۔ اور ناانصافی پر آمادہ نظر آتا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب و کامران فرمائے۔ اور دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحور اعدائنا ونعوذ بک من شرور اعدائنا (خاکسار ایک احمدی)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیز رشید احمد بعمر ۱۴ سال بوجہ اسہال بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد حمید احمد نعیم سبزی منڈی لاہور)

مختلف علاقوں کے احمدی ووٹروں کی طرف سے

مسلم لیگ کے امیدواروں کی حمایت کا اعلان

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی لجنہ اماء اللہ راولپنڈی نے باتفاق رائے مسلم لیگ کی نمائندہ محترمہ زیب بیگم فدا حسن کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی۔)

تحصیل قصور:۔ قصور۔ کھڈیپڑ۔ لاہیکی۔ جوڑہ اور حلقہ چونیاں کی احمدی جماعتوں نے مسلم لیگ کے امیدواروں کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(مرزا احمد صدیق بیگ امیر جماعت احمدیہ حلقہ قصور و چونیاں)

حلقہ انتخاب ۱ و ۲ ضلع لاہور:۔ ضلع لاہور کے حلقہ نیابت ۱ و ۲ کی احمدی جماعتوں نے مسلم لیگ کے امیدوار چوہدری نصر اللہ اور چوہدری جناب خان کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے

اشتراکی ہانگ کانگ کی سرحد کو مضبوط کر رہے ہیں

ہانگ کانگ ۱۰ مارچ۔ اخبار "ہانگ کانگ ٹائمز" کے بیان کے مطابق چینی اشتراکی ہانگ کانگ کے سرحدی دفاع کو زیادہ مضبوط کر رہے ہیں۔ اسی اخبار میں کہا گیا ہے کہ چینی علاقہ میں سرحد کے گرد پچاس چوکیاں اور توپ رکھنے کے چبوترے تعمیر کئے گئے ہیں۔ اخبار میں یہ بھی بتایا گیا ہے تازہ فوجی دستے جنہیں حال میں صوبہ کوانگ ٹنگ کے مشرقی حصہ سے منتقل کیا گیا ہے۔ سرحدی حفاظت کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔ اور انہوں نے سرحد پر شہریوں کی آمدورفت بند کر دی ہے۔ دوسری خبریں مظہر ہیں کہ ... ہوائی اڈوں پر روسی طیاروں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں اور روسی نگرانی میں پرل دریائے ڈیلٹ کے علاقہ میں حفاظتی انتظامات زیادہ مستحکم کئے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سوویٹ آبدوز کشتیاں کینٹن کے نزدیک وہمپوا کی بندرگاہ کو استعمال کر رہی ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ میں رہنے والے پاکستانیوں میں غم و غصہ کی لہر

لندن ۱۰ مارچ۔ کل لندن کے پاکستان ہاؤس میں سینکڑوں پاکستانیوں نے اس سازش پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا جس کا مسٹر لیاقت علی خاں نے انکشاف کیا ہے۔

ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ وزیر اعظم کے بیان کے متعلق اخباروں میں شائع شدہ خبروں میں کوئی خاص اضافہ نہ کر سکے اس لئے کہ رات گئے تک کراچی سے سرکاری طور پر تفصیلات موصول نہیں ہوئی تھیں۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ میں اسلامی بلاک کے قیام کی تلقین

تجویز کشمیر کے متعلق طہران کے اخبار کی رائے

طہران (ہوائی ڈاک سے) ایران کے ایک ہفتہ وار اخبار نے ایک اداریہ میں کشمیر کے متعلق اینگلو امریکی تجویز پر تنقید کرتے ہوئے مسلمان قوموں کو خطرناک نتائج سے خبردار کیا ہے۔ اگر انہوں نے متفق ہو کر ادارہ قوم متحدہ میں اپنا ایک طاقتور بلاک نہ بنا لیا۔ لیک سکسس میں ہندوستانی نمائندہ کی طرف سے تجویز کی نامنظوری اور ہندوستانی پارلیمنٹ کی شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے رسالہ مذکور رقمطراز ہے۔ ہندوستانی سیاستدانوں کی یہ رائے کہ اینگلو امریکی تجویز پاکستان کے موافق ہے۔ حقائق کے بجائے شدید تعصب پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تجویز نہ صرف یہ کہ پاکستان کے حق میں نہیں ہے۔ بلکہ پاکستانی مفاد کے قطعاً منافی ہے۔ ہمارے کشمیری بھائیوں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے اس سے ان میں مزید اختلافات کی گنجائش پیدا ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

ہندوستانی افواج کی موجودگی میں استصواب رائے ناممکن ہے

طہران (ہوائی ڈاک سے) طہران کے ایک ہفتہ وار رسالہ "وزرفت" نے ۳ مارچ کو صفحہ اول پر ایک مقالہ میں سر اوون ڈکسن کی اس تجویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہ کشمیر میں استصواب رائے کے لئے ایک غیر جانبدار انتظامیہ قائم کیا جائے۔ لکھا ہے "اگر کشمیر میں ہندوستانی فوجیں بدستور موجود رہیں اور اسکے بٹھلائے ہوئے ارباب اقتدار برقرار رہے۔ تو استصواب رائے ناممکن ہے۔ گرچہ کشمیر کی آبادی کا تین چوتھائی حصہ مسلمان ہے۔ اور وہ پاکستان میں شرکت کو پسند کرے گا۔ لیکن ہندوستانی اقتدار کے تحت ایسا ہونا ممکن نہیں ہے" ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کے معاہدوں کی یاد دلاتے ہوئے اس رسالہ نے متعلقہ فریقوں سے کہا ہے۔ کہ وہ آزاد استصواب رائے کے لئے زمین ہموار کرنے کی خاطر اپنی فوجیں کشمیر سے نکال لیں۔

آخر میں مقالہ میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان اپنے بین الاقوامی وعدوں کو پورا کرے گا اور ریاست سے اپنی فوجیں نکال لے گا۔ تاکہ کسی غیر جانبدار ادارہ کی زیر نگرانی وہاں آزادانہ رائے شماری ممکن ہو سکے۔ (اسٹار)

عرب وکلا کی کانفرنس

بیروت ۱۰ مارچ۔ اردنی وکلاء کی انجمن کے صدر مسٹر عبد اللطیف صالح نے یہاں لبنانی وکلاء کی انجمن کے صدر مسٹر نجیب الالبس سے بیروت میں عرب وکلاء کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق ابتدائی امور پر بات چیت کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس کانفرنس کے انتظام کے لئے جو موسم گرما میں منعقد ہوگی۔ عرب وکلاء کی ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی (پیراماؤنٹ)

افسروں سے میجر جنرل نصیر کا خطاب

راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ میجر جنرل نصیر خاں نے آج آفیسرز ٹریننگ سکول میں پاسنگ رول پریڈ کے خاتمہ کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا آپکو چاہیئے کہ آپ اپنے نوجوانوں کے لئے ایک تمثیلی افسر بن کر دکھائیں۔ تاکہ وہ آپ کے نقش قدم پہ چلیں۔ آپ نے فرمایا آپ لوگ اپنی ٹریننگ ختم کر کے ایک ایسی فوج میں شامل ہو رہے ہیں جو کشمیر میں رہی شامل آپ جیسے رب آپ کی ٹریننگ بحیثیت افسروں کے شروع ہوگی۔ میں نے ٹریننگ کا لفظ جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ کیونکہ اصل ٹریننگ تو رجمنٹوں میں ہوگی جہاں آپ کو تربیت حاصل کرنا ہوگی۔

ہندوستان اور پاکستان کی مشترکہ مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۰ مارچ۔ ہندوستان اور پاکستان کی پریس کمیٹی کا آج چوتھا اجلاس ختم ہو گیا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ دونوں حکومتوں میں اقلیتوں کے درمیان جو اعتماد پیدا کرنے کا کام کیا گیا ہے اس پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ کمیٹی نے اس امر پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ دونوں ملکوں کے اخبارات کے لب و لہجہ میں بہت سی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔

کراچی میں یوم مراقش کے سلسلہ میں مظاہرہ

کراچی ۱۰ مارچ۔ آج کراچی میں مراقش کے عربوں پر فرانسیسیوں کے حملے کے خلاف شدید ترین مظاہرے کئے گئے۔ یوم مراقش کے سلسلہ میں ایک لاکھ افراد نے جمعہ کی نماز کے بعد میمن مسجد میں جمع ہو کر ایک جلوس نکالا اور نعرے لگاتے ہوئے فرانسیسی سفارت خانہ کے سامنے جمع ہوئے اور وہاں زبردست مظاہرہ کیا۔ فرانسیسی سفارت خانہ کے سامنے پولیس کا ایک مضبوط دستہ متعین تھا۔ جس نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ چند لوگ پولیس کا گھیرا توڑ کر آگے نکل گئے لیکن انہیں بڑی مشکل سے سمجھا بجھا کر واپس کیا گیا اور مظاہرین کو بڑی بحث و تمحیص کے بعد منتشر کر دیا گیا۔ اس کے بعد پولو گراؤنڈ میں ایک جلسہ ہوا جس میں تقریریں کی گئیں۔

پیر جماعت علی شاہ علی پوری کا فتویٰ

قصور ۸ مارچ۔ "زمیندار" ... احمدیوں کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "بزرگان دین" شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے قصور کے علماء کے علاوہ جناب سید پیر جماعت علی شاہ علی پوری کا فتویٰ بھی تحریر کیا ہے۔ حضرت پیر صاحب کا فتویٰ اس بارہ میں قبل ازیں بھی شائع ہو چکا ہے۔ شاید احمدی دوستوں اور ان کے رفقا کو معلوم نہ ہو۔ فتویٰ حسب ذیل ہے۔

"بندہ حضرت قبلہ حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ احرار کہتے ہیں کہ جو مرزائی کو ووٹ دے گا وہ کافر ہو گا کیا فی الواقعہ یہ سچی باتیں ہیں؟

جواب:۔ آپ نے فرمایا یہ کوئی مذہبی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ سیاسی ہے اس لئے یاران طریقت کو چاہیئے کہ لائق آدمی کو ووٹ دیں تاکہ مسلمانوں کی صحیح نمائندگی ہو سکے۔ کونسل میں شیعہ سنی۔ وہابی مرزائی کا کوئی سوال نہیں ہو گا۔" ۳/۱۰

نیاز مند سید انور علی نقشبندی موضع کھروٹہ ضلع سیالکوٹ اشتہار شائع کردہ خاکسار قریشی نور احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور